لہذا ایسے شخص پر جو حیلہ شرعیہ اختیار کر کے بغیر احرام کے جاتا ہے اس پر دم دینا لازم نہیں۔لیکن بحیثیت مسلمان ہونے کے ایسا شخص جو حجاز مقدس پر قدم رکھے اور پھر کم از کم ایک مرتبہ اللہ کے دربار میں باادب حاضری نہ دے تو وہ بدقسمت ہی ہے۔مسلمان تو اس مقدس سرزمین پر سر کے بل جانے کے خواہاں رہتے ہیں اور بحالت احرام جانے میں مقدس سرزمین کی تعظیم بھی ہے اور عمرے کی سعادت بھی اور پھر مکہ معظمہ کے قرب میں مدینہ طیبہ جا کر روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضری مومن کے لئے باعث خیر و برکت اور رحمت ہے۔آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سرور کا باعث ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

**سوال** (٤): کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلے میں کہ ''عورت کی آواز بھی عورت ہے'' کیا یہ قاعدہ مطلق ہے یا مقید۔کیا استاد وشاگرد دینی ہوں یا دنیوی اسی طرح مستفتیہ اور مفتی تجارتی معاملات مثلاً بیع وشراء اسی طرح نعت وتقاریر کی محافل خواتین کی۔اس سے مستثنیٰ ہیں یا ان پر کوئی وعید ہے؟ برائے کرم شرعی و مدلل جواب دے کر لاکھوں لوگوں کی اصلاح فرمائیں۔

**الجواب :** ''عورت کی آواز بھی عورت ہے'' اجنبی آدمی کو بلاضرورت شرعی اپنی آواز نہیں سناسکتی ہے۔ضرورت شرعی کا مطلب یہ ہے کہ شہادت وغیرہ میں اپنی آواز سنا سکے گی اسی طرح شاگرد لڑکی اپنے دینی یا دنیوی استاد سے یا مستفتیہ کسی شرعی مسئلے کی وضاحت کے لئے کسی مفتی صاحب سے یا ضروت کی بناء پر بیع وشراء (خرید وفروخت) کرنا چاہے تو یہ مذکورہ امور اگر پردے میں رہ کر پورے کریں تو جائز ہے کیونکہ یہ ضرورت شرعی میں داخل ہیں۔بلکہ ضرورت کے تحت تو اجنبی عورت اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں بھی دکھا سکتی ہے۔جیسا کہ کسی مقدمے میں گواہی دینا ہو اسی طرح آپریشن اور علاج کے لئے اگر لیڈی ڈاکٹر نہ ہو تو مرد ڈاکٹر سے باقاعدہ علاج اور آپریشن بھی جائز ہے۔

امام ابوالبرکات لکھتے ہیں:

**ولا ینظر من اشتھی الی وجھھا الا الحاکم والشاھد وینظر الطبیب الی**